مسلمان اور طب

از جناب خواجہ عبدالوحید صاحب بی۔ اے سکرٹیری اسلامک ریسرچ انسٹیٹوٹ لاہور

ہمارے فاضل دوست خواجہ صاحب پنجاب کے اُن ممتاز جوانوں میں سے ہیں جو اسلامی جذبۂ عمل کے ساتھ علمی سرگرمیوں میں مصروف رہتے ہیں اپنے متفرق مشاغل کے ساتھ آپ آجکل اسلامی عنوانات بحث کے قدیم وجدید مآخذ کی ایک جامع فہرست (Bibliography) مرتب کر رہے ہیں جس میں آپ نے ہر کتاب کے مصنف کے حالات اور کتاب کے اہم مباحث کا خلاصہ لکھنے کا بھی اہتمام کیا ہے ہمیں اس کے بعض اجزا کو دیکھنے کا موقع ملا ہے ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ اگر یہ کام تکمیل کو پہنچ گیا تو اس میں شبہ نہیں کہ یہ اپنی نوعیت کا پہلا اور عظیم الشان کارنامہ ہوگا اور اس سے اسلامی لٹریچر کے کسی ایک شعبہ پر ریسرچ کا کام کرنیوالوں کو بڑی مدد ملے گی۔

جناب موصوف نے برہان میں اشاعت کے لئے دو مقالے عنایت فرمائے ہیں جن میں سے ایک مقالہ اس اشاعت میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔ اصل مقالہ انگریزی زبان میں تھا۔ عزیز مکرم مولوی محمد حامد اللہ صاحب انصاری بی۔ اے (علیگ) نے اس کو اردو کا جامہ پہنایا ہے ہم جناب مصنف اور مترجم دونوں کے شکر گذار ہیں۔ (برہان)

طب ان علوم سائنس میں سے ہے جن کی ترقی و ترویج میں اہلِ اسلام نے نمایاں حصہ لیا ہے جالینوس اور بقراط جیسے یونانی ماہرین علم کی طبی تصانیف کو اپنا مایۂ تحقیق بنا کر انھوں نے اس علم کو اس

بلندی پر پہنچا دیا جس کا صحیح اندازہ اک متوسط درجہ کا ذہن نہیں کر سکتا۔ قرون وسطیٰ کے عہد اسلامی کی طبی تصانیف پر اک نظر ڈالنے سے ہمیں ایسی بے شمار چیزوں کے آغاز و ابتدا کا پتہ چلتا ہے جنھیں عموماً اب بھی بالکل جدید سمجھا جاتا ہے۔ مثلاً وہ بہت سے امراض کی متعدیت اور وبائیت سے واقف تھے اکثر امراض کا علاج بذریعہ پچکاری (انجکشن) کرتے تھے۔ امراضِ چشم میں عمل جراحی (آپریشن) سے کام لیتے ـــــ وہ چیچک اور کھسرا جیسے امراض کی اقسام سے بخوبی واقف تھے اور ان کے علاج میں مہارت رکھتے تھے۔ انھوں نے جامع و مبسوط طور پر امراض "سگ گزیدہ و خوف آب" اور "سرخ بلوہ" کو واضح کیا اور "عروق شعریہ" و "دوران خون" کے نظام کو روشناس کرایا اور بقول ڈاکٹر ڈانلڈ کیمبل اطبار اسلام کو سانس کے فقدان اور اس کی بے حسی کے امکانات بھی معلوم تھے۔

ہم نے جو مسلمانوں کی طبی سرگرمیوں کا جائزہ لیا ہے اس کا آغاز نویں صدی عیسوی سے ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے ہماری نظریں الکندی اعظم پر پڑتی ہیں۔

الکندی عرب کا عظیم المرتبت فلسفی ابو یوسف یعقوب ابن اسحاق الکندی نویں صدی عیسوی کے وسط میں بمقام کوفہ پیدا ہوا۔ اس کے والد ماجد خلفائے بنو عباس "ہارون" و "مہدی" کے عہد میں گورنر تھے الکندی کی ابتدائی تعلیم بصرے میں ہوئی لیکن بعد میں اعلیٰ تعلیم کی غرض سے بغداد چلا گیا۔ بہت ہی جلد اسے اک اعلیٰ روشن خیال فاضل سمجھا جانے لگا۔ خلیفہ المعتصم نے اسے یونانی تصانیف کا عربی میں ترجمہ کرنے پر مامور کیا۔ دربار عباسیہ میں اُسے دیگر حضرات کے تراجم پر نظر ثانی کرنے کے علاوہ شاہی منجم اور سرکاری طبیب کی بھی خدمات انجام دینی پڑتی تھیں۔ المتوکل کے دور میں اس کی شہرت دوام کو زوال آیا اور اس نے ۸۷۰ء میں وفات پائی۔

اس کی تصانیف الکندی نے ارسطو کا نہایت عمیق مطالعہ کیا۔ اسے یونانی فلسفہ کو تمام عالم میں روشناس کرانے کا اہم ترین شرف حاصل ہے۔ وہ اک کثیر التصانیف مصنف تھا جس کی تصانیف کی تعداد

ابن ندیم کی کتاب الفہرست کے بموجب ۲۴۰ سے کم نہیں۔ انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا میں الکندی کی تصانیف ۲۷۰ مندرج ہیں۔ اس نے قریب قریب ہر موضوع پر قلم اٹھایا۔

علمی شاہکار اور زورِ قلم الکندی نے جس موضوع پر بھی قلم اٹھایا اس میں انتہائی کمال وغائت قدرت ظاہر کردی۔ سولہویں صدی کا مشہور اطالوی کارڈانواس کا شمار دنیا کے بارہ عظیم وجلیل مفکرین میں کرتا ہے وہ سب سے پہلا مسلمان مصنف ہے جس نے موسیقی کے اصولوں کی تدوین کی ۔ اس کی تصانیف میں موسیقی کے اسلوب وانداز کو متعین کرنے کے لئے خاص اعداد وطریقے ملتے ہیں جن سے ہمیں اس دور کے فنونِ لطیفہ کے مبصرین کے اصول اور مزاولت فنی کے متعلق نہ صرف خاطر خواہ بصیرت ہوجاتی ہے بلکہ ایک حد تک ان نظریوں کا بھی علم ہوجاتا ہے جو قدیم یونانی قوانین موسیقی سے ماخوذ ہیں۔ اس نے سب سے پہلے ریاضی اور فلسفہ کے باہمی تعلق کو اک علیحدہ مقالے میں واضح کیا اس کا خیال تھا کہ موخرالذکر کے صحیح طور پر سمجھنے کے لئے اول الذکر مضمون کے وسیع مطالعہ کی ضرورت ہے۔ ریاضی کے میدان میں وہ اک زبردست محقق تھا۔ اس نے صرف ہندو علم ہندسہ پر چار ضخیم کتابیں لکھی ہیں۔

الکندی نے علم الادویہ پر بیس سے زیادہ کتابیں تصنیف کی ہیں۔ اس نے ریاضی کی اساس و بنیاد پر مقادیر و معتادیات کے قیام وتعین کی معرکتہ الاراسعی کی اور اس سلسلے میں اک عظیم الشان کتاب تصنیف کی جس کا ترجمہ لاطینی زبان میں ہوکر اسٹراسبرگ Strassburg سے [illegible]ء میں شائع ہوچکا ہے۔

تشریح وتجزیہ علمی وفکری ترقی کے اس ابتدائی دور میں ہمیں پتہ چلتا ہے کہ خلیفہ معتصم جراحوں کو اپنی سرپرستی میں تشریح وتجزیہ کی غرض سے بوزنے اور بندر فراہم کرتا تھا ۔ اک خاص قسم کا بندر جو انسان سے کافی مشابہ تھا اس کے حکم سے مشہور عیسائی طبیب یوحنا ابن ماسویہ کو تقریباً ۸۳۶ء میں حکمران نوبیا کی جانب سے بغرض تجزیہ پیش کیا گیا تھا۔

علی الطبری | اب ہم دوسرے نامور مصنف پر غور کریں گے جس کی تصانیف کو "براؤن" عربی زبان میں سب پہلی آزاد اور محققانہ طبی تصنیف تصور کرتا ہے۔ بقول کسی کے علی الطبری مشہور ابوبکر الرازی کا استاد تھا جس کا تذکرہ ہم بعد میں کریں گے۔ علی ابن ربان الطبری المتوکل کے عہد ۸۵۰ء میں برسرِ اقتدار آیا اور اس کے دورِ حکومت کے تیسرے سال میں اپنی مہتم بالشان اور مشہور تصنیف فردوس الحکمہ کا اتمام کیا جس کے دو نسخے اب بھی عالمِ وجود میں ہیں جن میں سے اک برٹش میوزیم میں ہے اور دوسرا برلن میں۔ فردوس میں سات حصے تیس مباحث اور تین سو ساٹھ ابواب ہیں۔ ساتویں حصے کی آخری بحث میں ۳۶ ابواب ہیں جو ہندوستانی ادویہ کی فہرست کے لئے مخصوص ہیں۔

الرازی | ابوبکر محمد ابن زکریا الرازی ۸۶۴ء میں بمقام رے پیدا ہوا۔ وہ قرونِ وسطیٰ میں اسلام کا زبردست جراح تھا۔ اس نے ریاضی، فلسفہ اور نجوم کا گہرا مطالعہ کیا اور اس کے بعد علم کیمیا اور بعد ازاں طب کے عمیق مطالعہ پر اپنی تمام توجہات کو مرتکز کیا۔ اک زمانہ میں وہ رے کے نئے شفاخانہ کا صدر تھا اور اس کے بعد بغداد کے شفاخانہ کی نگرانی پر مامور رہا۔ وہ اک دربار سے دوسرے دربار میں منتقل ہوتا رہا اور اپنے آبائی وطن میں ۹۲۵ء میں فوت ہوا۔

زکریا الرازی دو سو سے زیادہ تصانیف کا مصنف مشہور ہے جن میں سے نصف طبی علوم پر تھیں

رازی کا سب سے بڑا کارنامہ اس کی معرکۃ الآرا تصنیف الحاوی ہے جو ان تمام یونانی، شامی اور ابتدائی عربی تحقیقات کی حامل ہے جو اس وقت تک معرضِ وجود میں آئی تھیں۔ اس کے بیس سے زیادہ حصے ہیں۔ ہر باب میں ہر مرض کے متعلق اس نے یونانی، فارسی، سنسکرت مصنفین کی تحریری آرا کا حوالہ دیتے ہوئے اپنے مشاہدہ و عملی تجربہ کی بنا پر اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ جس سے اس کے تبحر علمی اور دقتِ نظر کا پورا پورا ثبوت ملتا ہے۔ یورپ کے علم الادویہ پر اس کتاب کا بہت بڑا اثر پڑا ہے چنانچہ ڈاکٹر وکٹر رابن سن اپنی تذکرۃ الادویہ میں رقمطراز ہیں کہ رازی نے اپنی تصانیف میں ہچکی واسہال، ریڑھ کی ہڈی کی چوٹ اور

علم الجنین پر اپنے مشاہدات کو کمال ذکاوت وغائت فراست اور انتہائی خوش اسلوبی کے ساتھ بیان کیا ہے اسے اس امر کی پوری واقفیت تھی کہ تلی روشنی کو اخذ کرتی ہے اور پھوٹے کے لئے مرہم پارہ اکسیر ہے اس نے تپ محرقہ میں ٹھنڈے پانی کے استعمال کے لئے زور دیا ہے اور اس امر کی تاکید کی کہ بخار کا علاج اس کی تسبب کے بموجب کیا جائے۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ یرقان پتوں کی نقل وحرکت مسدود ہو جانے کے باعث وجود پذیر ہوتا ہے۔ لت اس امر کا بھی شرف حاصل ہے کہ اس نے سب سے پہلے ایک بڑی ہڈی پر لپٹی ہوئی جھلی کی تہ نشین سقامت کو بیان کیا۔ (Spina Ventosa) عربی طب کے یورپین طالب علم رازی کے اس وجہ سے کمال درجہ معترف ہیں کہ اپنے دور کے مصنفین میں اس نے مکمل طور سے ریڑھ کی ہڈی کی خمیدگی اور انحنائیت بیان کی۔

علاوہ ازیں رازی سب سے پہلا شخص ہے جس نے بچوں کے امراض پر اک جامع اور ضخیم کتاب لکھی اور نسخوں کی تیاری کا آغاز کیا۔ اس نے سب سے پہلے اس امر کو دعوی اور وثوق کے ساتھ بیان کیا کہ مثانہ کی خرابیاں پیشاب میں خون آنے سے لاحق ہوتی ہیں۔ (Hematuria..)

ڈاکٹر رابن سن، رازی کو اس کی کمال دانشمندی اور ذکاوت کے باعث تناسلی اور بولی اعضاء کے امراض کا اک زبردست ماہر تصور کرتے ہیں۔ ڈاکٹر مذکور کی روایت کے بموجب رازی نے سوزاک پر اپنی تصانیف میں نالیوں اور مسامات کا اک تفصیلی خاکہ پیش کیا ہے۔ حبس البول ہو جانے کی صورت میں اس نے پیشاب نکالنے کی نلی تجویز کی جو خود اسی کی ایجاد ہے۔ وہ علم قاطیر کا زبردست عالم تھا۔ خون اور پیپ کی مسدودیت سے بچنے کے لئے اس نے مثانے میں داخل ہونے والے متعدد سوراخ کھولنے کی تجویز کی۔ اعلیٰ کلنے کی نلی کے خاطر خواہ طور پر لچک دار نہ ہونے کے باعث اس نے سیسے کی نلی ایجاد کی۔

پچکاری (انجکشن) آگے چل کر ڈاکٹر رابن سن کہتے ہیں:۔

"رازی کو مجری البول پچکاریوں کی ایجاد کا بھی شرف حاصل ہے۔ اس کے علاوہ اس نے

سب سے پہلے شہد آمیز پانی اور تخم سفرجلی سے کشید کردہ عرق استعمال کرایا۔ اگرچہ نسخہ زیادہ فائدہ مند نہ ہوا مگر یہ دوسری آزمائشی ادویہ کی طرح مضر بھی نہ ہوا۔ پیشاب کی جلن اور درد کو رفع کرنے کی غرض سے اس نے معتدل سرکہ کی پچکاریاں استعمال کرائیں اور مثانہ کا علاج عرق گلاب اور افیون کی مرکب پچکاری سے کیا۔ اس نے اندرونی ادویہ کے ذریعہ ورم، سوزش، جلن اور زخم اعضاء مجری البول کے فوری اندمال کی ضرورت محسوس کی اور اس کی مناسب تدبیر کی۔ رازی کے کمال فن اور زیرک ہونے کے باعث اک سوزاکی اس کے ہاتھ میں اتنا ہی محفوظ تھا جتنا موجودہ ترقی یافتہ دور میں۔

مندرجہ بالا بیانات سے صاف ظاہر ہے کہ مسلمان معالج اپنے مریضوں کو تقریباً ایک ہزار سال پہلے پچکاری استعمال کراتے تھے۔ گویا ان کے عہد میں انجکشن کی ابتدا ہو چکی تھی۔

رازی کا دوسرا جلیل القدر طبی کارنامہ "کتاب المنصوری" ہے جس کے دس حصے ہیں۔ اس نے مختلف موضوع پر بے شمار چھوٹے چھوٹے رسائل تالیف کئے ہیں جن میں سب سے زیادہ اہم "کھسرا اور چیچک" کے عنوان پر ہے۔ اس رسالے میں جو خاکہ پیش کیا گیا ہے وہ بے مثال تصور کیا جاتا ہے۔

Sarton کے الفاظ میں امراض نسواں، وضع حمل، دایہ گری اور جراحت آشوب چشم پر جس قدر تصانیف لکھی گئی ہیں ان کا سلسلہ رازی تک پہنچایا جا سکتا ہے۔ اس کا اک مقالہ "مثانہ اور گردے میں پتھری" کے بیان کے لئے مخصوص ہے اور دوسرا گٹھیا اور مفاصل کے تذکرے وتحقیق کا حامل۔

طب کے علاوہ رازی نے دینیات، فلسفہ، ریاضی، نجوم اور مطالعہ قدرت پر بہت کچھ لکھا ہے اور نفس مضمون کو ہر جگہ اک اچھے انداز سے پیش کیا ہے۔ اس نے تعفن وعفونت، پیمائش، چشم غذا، زراعت، بالیدگی اور کیمیا جیسے گنجلک اور اہم عنوانات پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔

ابویوسف یعقوب | ابو یوسف یعقوب ابن اخی حزام نے خلیفہ المعتضد کے دور خلافت (۸۹۲ - ۹۰۲ عیسوی) میں فن شہسواری پر اک رسالہ کتاب الفروسیہ کے نام سے لکھا جس میں فن بیطاری اور علاج حیوانات کے

کچھ بنیادی اصول بیان کئے گئے۔

سنان ابن ثابت عربی طب کی تاریخ میں ایک اور نمایاں نام سنان ابن ثابت کا ہے جو مشرف باسلام ہوا۔ وہ بغداد میں المقتدر، القاہر کے عہد میں الرازی کا کامیاب جانشین ثابت ہوا نیز بغداد کے مشہور شفاخانوں کے حسن انتظام کے باعث بڑی شہرت حاصل کی۔ اس کی مقبولیت کا باعث اس کی وہ مساعی بھی ہیں جو اس نے طبی پیشے کو علمی اعتبار سے ایک بلند معیار پر پہنچانے کے لئے کیں۔ سنان کے عہد میں غیر سند یافتہ اطبار کو طبابت کی اجازت نہ تھی۔

علی ابن عباس علی ابن عباس یورپ میں سلی عباس کے نام سے مشہور ہے۔ وہ دربار آل بویہ Buwayid کا شاہی طبیب تھا۔ اس نے ایک طبی قاموس کامل الصناعہ کے نام سے ترتیب دی جس میں چار لاکھ الفاظ سے کم نہیں ہیں۔ وہ بیس مباحث پر منقسم ہے جس میں اول دس اصول وقوانین کی بحث سے متعلق ہیں اور بقیہ دس میں ادویہ کے مشاہدات و تجربات کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ کتاب غذا، مخزن الادویہ اور جراحت پر بلند پایہ مضامین کی حامل ہے۔

علی ابن عباس نے عروق شعریہ کے نظام اور ایام زچگی میں حرکات الرحم کے فوائد کا تخیل پیش کیا جب کہ بچہ خود باہر نہ آتا ہو بلکہ ماں کے بدن سے باہر نکالا جاتا ہو۔

علی کی کتاب کے دوسرے اور تیسرے مباحث علم التشریح سے متعلق ہیں اور دوسرے حصے کا نواں باب "جراحت" کے لئے مخصوص ہے۔ اس کتاب میں اس نے دماغ کی تشریح بڑی باریک بینی اور دقتِ نظر کے ساتھ بیان کی ہے۔

ابو منصور موافق ابو منصور موافق سب سے پہلا مصنف ہے جس نے مخزن الادویہ پر فارسی زبان میں اک رسالہ مرتب کیا Max Meyerhoff میراث الاسلام میں رقم فرما ہیں کہ اس نے فارسی میں ادویہ پر ۹۷۵ رسالے لکھے۔ ان میں سے ایک کتاب الابنیہ عن حقائق الادویہ ہے جو ۵۸۵ ادویہ کے تذکرے پر

مشتمل ہے جن میں ۴۶۶، نباتات ۵، معدنیات اور ۴۴ حیوانیات سے متعلق ہیں۔ اس نے دواسازی کے عام اصول کا بھی اک خاکہ پیش کیا۔ اسے تانبے اور سیسے کے مرکبات کے سیاتی خواص، پانی ملے چونے میں بال اڑانے کی اہلیت اور ہر پیس کی سفیدی کے جراحی فوائد بخوبی معلوم تھے (Sarton.)

عریب ابن سعد | وہ عبدالرحمٰن اور الحکم ثانی والی قرطبہ کا درباری طبیب تھا۔ اس نے امراض نسواں، بچوں، اور حاملہ عورتوں کے حفظان صحت اور فن قابلہ و دایہ گیری کے اصولوں پر بہت کچھ لکھا۔ سنہ ۹۷۶ء میں وفات پائی۔

ابوالقاسم | اب ہم ایک زبردست جراح کی طرف آتے ہیں جو فی الواقع اسلام کا ایک عظیم المرتبت جراح تھا یعنی خلف ابن عباس ابوالقاسم الزہراوی۔ وہ الحکم ثانی کا درباری طبیب تھا۔ اس نے کتاب التصریف کے نام سے گراں قدر طبی معارف مرتب کئے جو دواسازی، جراحت، دایہ گری، آنکھ، کان اور دانتوں کے جراحی علاج، ادویہ اور امراض نسواں سے متعلق ہیں۔ اس نے دو سو سے زیادہ آلات جراحی کو ان کے نقشے دیکر سمجھایا۔ ڈاکٹر رابن سن کی نظر میں ابوالقاسم ضماد حلق، اس میں سے کسی چیز کو باہر نکالنے کے لئے اسپنج کے ٹکڑوں، بٹن والے آلہ جراحت، مجری البول سلائی اور کان کی پچکاری کا موجد معلوم ہوتا ہے۔

ابوالقاسم ماہر دندان بھی تھا۔ آلات کی بے شمار شکلیں اس سے منسوب کی جاتی ہیں جو اس نے دانتوں کے ملانے، ہلکا کرنے اور اکھیڑنے میں استعمال کئے۔ دانت اکھیڑنے کے لئے گھمانے والا آلہ، دانت جمانے، کھرچنے، ناموزوں دانتوں کو ہموار کرنے، جڑوں کو اکھاڑنے اور جڑوں کو مضبوط کرنے کے لئے مختلف آلہ جات جمٹی، چھوٹی کلہاڑی اور سونے چاندی کے تار سب کے سب اس کی ایجاد ہیں۔ اس نے محسوس کیا کہ ناموزوں اور باہر نکلے ہوئے دانت خصوصاً خواتین میں بےحد بدنما معلوم ہوتے ہیں ان کی اصلاح کے لئے مناسب عمل جراحت تجویز کیا۔ فی الحقیقت وہ دانتوں کی بدصورتی، خمی میل جمنے، دوبارہ نشو و نما پانے اور نقلی دانتوں پر فی البدیہ بحث کرنے میں اک زبردست محقق کی حیثیت رکھتا ہے۔ (رابن سن)

ابوالقاسم کی اک طبی تصنیف معدنیات، نباتات اور حیوانات سے ادویہ کی تیاری سے متعلق ہے جو علم کیمیا اور طب میں عملی طور پر استعمال ہونے کی پہلی مثال ہے (کیمبل)

ابوالقاسم نے مغربی طب پر اک زبردست اثر چھوڑا ہے۔ ڈاکٹر ڈانلڈ کیمبل اپنی کتاب "عربی طب اور قرون وسطیٰ پر اس کے اثرات" میں لکھتے ہیں۔

ابوالقاسم کا یورپ کے نظام الادویہ پر خاص اثر یہ ہے کہ اس کے جامع اور بلند پیرایہ بیان نے مغربی علماء کے دل و دماغ میں عربی علوم کے لئے اک خاص جگہ پیدا کردی۔ ابوالقاسم کے طریق استدلال نے جالینوس کے ترتیب بیان کو ماند کردیا۔ اور پانچ سو برس تک یورپ وسطیٰ میں اک نمایاں حیثیت قائم رکھی . . . . اس نے . . . . یورپ میں معیار جراحت کو بلند کرنے کی بڑی کوشش کی۔

ابوالقاسم کے تذکرہ ہائے جراحت بالکل صاف اور عام فہم ہیں اور ان میں ایک خاص خوبی یہ ہے کہ وہ ان تمام آلات جراحت کے نقوش کے حامل ہیں جو عہد وسطیٰ میں استعمال ہوتے تھے۔"

ابوالقاسم نے کیفیت نزف الدم کو سب سے پہلے قلمبند کیا۔ یہ کیفیت خواتین میں صرف اولاد نرینہ کی پیدائش کے وقت طاری ہوتی ہے۔

اس نے اہل عرب کا قومی آلہ "وشام" بنایا جو داغ دینے کے کام آتا ہے۔ اس نے ایسے پچاس امراض کا حوالہ دیا ہے جن کا خود اس نے آگ کے ذریعہ علاج کیا۔

ابن الظفر | قیرواں (ٹیونس) کے نامور طبیب نے مشہور کتاب "زاد المسافر" تصنیف کی جو کھسرا اور چیچک پر معرکۃ الآرا بیان کی حامل ہے۔ اس نے زکام اور پلیگ کے اسباب پر بھی روشنی ڈالی۔

ابن الحشم | ابن الحشم کی ہستی اپنے مہتم بالشان کاموں کے باعث قابل تذکرہ ہے وہ بمقام بصرہ ۹۶۵ء میں پیدا ہوا اور ۱۰۳۹ء میں وفات پائی۔ سارٹن اسے عظیم ترین مسلمان ماہر طبیعات تسلیم کرتا ہے اور امراض

چشم کا اک زبردست اور عالمگیر محقق و متعلم جانتا ہے۔ اس نے دوچشمی قوت نظر کی وضاحت کی۔ اس نے یونانی نظریے کی اصلاح کی کہ شعاعیں آنکھ میں ظاہر ہوتی ہیں اور استدلال کیا کہ وہ اختلافِ نظر سے پیدا ہوتی ہیں۔ اس نے اس امر کو معین کر دیا ہے کہ نگاہ کا مرکز پردہ شبکی (آنکھ کا پردہ) ہے اور اس روشنی کے جو اثرات پڑتے ہیں وہ اعصاب عینی کے ذریعہ دماغ تک پہنچتے ہیں۔

ابن الوفید | ہسپانیہ کے اس مسلمان ماہر دوا سازی نے اپنی "کتاب الادویہ المفردہ" میں علاج بالغذا پر زور دیا اور اگر بحالتِ مجبوری ادویہ کی ضرورت ہی پڑے تو اس نے تجویز کیا کہ صرف مفرد ادویہ ہی استعمال کی جائیں۔ اس نے ادویہ کے افعال و خواص معلوم کرنے کے اصول دریافت کئے اور . . . . Balneotherapy پر بھی بہت کچھ لکھا۔

العمر | ابو القاسم عمر ابن علی الموصلی قرون وسطی کا اک نمایاں ماہر امراض چشم تھا۔ اس نے کتاب المنتخب فی علاج العین تصنیف کی جو امراضِ چشم اور ان کے علاج پر بہت سے واضح مباحث کی حامل ہے۔ اس نے موتیا بند کے لئے چھ جراحی عمل تجویز کئے جن میں سے ایک معتدل نزول الماء کے لئے بذریعہ پچکاری ہے۔

علی ابن عیسیٰ | علی ابن عیسیٰ تذکرہ الکحالین کا مصنف تھا جو آنکھ کی جراحی پر سب سے پرانی تصنیف ہے اور جس کا اصل نسخہ قلمی حالت میں محفوظ ہے۔ اس تصنیف کی پہلی کتاب آنکھ کی تشریح اور افعال پر دوسری بیرونی اور ظاہری امراض پر تیسری باطنی، پوشیدہ امراض غذائیات اور علاج عین سے متعلق عام ادویہ کے تذکرے پر مشتمل ہے۔ علی ابن عیسیٰ نے آنکھ کے ۱۳۰ امراض بیان کئے اور ان کے علاج کے لئے ۱۴۳ ادویہ تجویز کیں۔

اب ہم قرونِ وسطیٰ کے عظیم و جلیل مفکر ابن سینا کی طرف آتے ہیں۔

ابن سینا پیدائش اور اوائلِ زندگی ابو علی الحسین ابن عبداللہ ابن سینا جو یورپ میں اے وی سینا کے نام سے مشہور ہے۔ ہمیشہ سے تمام علوم کا بادشاہ سمجھا جاتا ہے وہ ۳۷۰ھ ہجری میں بخاری کے قریب بمقام افشنہ پیدا ہوا۔ اوائل عمری میں اس نے قرآن اور عربی ادب کا مطالعہ کیا۔ پھر وہ فقہ کی طرف متوجہ ہوا اور پھر منطق، ہندسہ اور نجوم کی تکمیل کی۔ اس کے بعد اس میں اس قدر صلاحیت پیدا ہو گئی کہ بغیر استاد کی امداد کے اپنا مطالعہ جاری رکھ سکے۔ اس منزل پر پہنچکر اس نے اپنا وقت طبیعات مافوق الطبیعات اور ادویہ کے مطالعہ کے لئے وقف کر دیا اور بہت جلد کامیابی کے ساتھ طبابت کرنے لگا۔

فلسفیانہ مطالعہ اک طبیب کی حیثیت سے جم جانے کے بعد اس نے الفارابی کی فلسفیانہ تصانیف کا مطالعہ کیا۔ ڈاکٹر ٹی۔ جے۔ ڈی بور کے الفاظ میں اس نے اس کی فلسفیانہ نشو و نما کو مصمم کر دیا۔ الفارابی کے مابعد الطبیعی اور منطقی نظریوں نے (جو اشراقیت و نو فلاطونیت کی تفاسیر اور تصانیف ارسطو کی شرح پر مبنی ہیں) اس کے خیالات کی راہ کو متعین کیا۔ یہ معلوم کر کے حیرت ہوتی ہے کہ اس وقت ابن سینا صرف ۱۶، ۱۷ برس کا تھا۔

جذب علم یہ نو عمر طبیب اپنی زندگی کے بالکل ابتدائی دور میں نوح بن منصور سلطان بخاری کے علاج پر مامور ہوا۔ یہاں اسے شاہی کتب خانے میں داخلے کی اجازت مل گئی۔ اسے حیرت انگیز یادداشت اور نہایت تیز جذب علم کی قوت ودیعت ہوئی تھی۔ چنانچہ یہاں پر اس نے بہت ہی جلد وہ معارف و علوم حاصل کر لئے جنھوں نے اسے اس قابل بنا دیا کہ وہ اپنے عہد کے تمام علوم کو ترتیب دے سکے۔

۲۱ سال کی عمر سے ابن سینا بحیثیت ایک نامور مصنف چمکا۔ سلیس اور سادہ پیرایہ بیان عام فہم طرز استدلال اور زورِ قلم کے لئے وہ مشہور ہے۔ اک نہایت ہی قلیل عرصہ میں اس نے مشہور معارف فلسفہ کتاب "الشفاء" اور عظیم الشان طبی تصنیف "القانون فی الطب" پیش کر دیں۔ ان دو تصانیف نے

آئندہ صدیوں کے لئے نظام علم وعمل متعین کردیا۔ اس نے عربی اور فارسی دونوں زبانوں میں لکھا۔

آخری ستارہ | ابن سینا کے والد کا اس وقت انتقال ہوگیا تھا جبکہ وہ صرف ۲۲ برس کا تھا۔ اس کے بعد وہ ایک دربار سے دوسرے دربار میں جاکر طبابت وسیاسی زندگی کا تجربہ حاصل کرتا رہا اور شاہی کتب خانوں سے مستفید ہوتا رہا۔ چنانچہ اس نے جرجان، رے، ہمدان اور اصفہان کے درباروں میں حاضری دی اور وہاں قیام کیا۔ اپنی عمر کے آخری حصے میں وہ علاءالدولہ والی اصفہان کے زیر سرپرستی رہا ہمدان پر ایک چڑھائی کے دوران میں وہ بیمار پڑ گیا اور فوت ہوکر وہیں دفن ہوا۔

حرکتِ زندگی | ابن سینا کی زندگی میں ہمیشہ جوش عمل اور حرکت کے آثار نمایاں رہے۔ اس نے کبھی اپنا ایک لمحہ بھی بیکار ضائع نہیں کیا۔ تمام دن وہ امور سلطنت کی انجام دہی اور طلبہ کے درس وتدریس میں مشغول رہتا تھا۔ شام کا وقت حلقۂ احباب کے لئے وقف تھا۔ شب میں ہمیشہ وہ تحریر وتصنیف کا کام کرتا تھا جس کے متعلق متعدد مبالغہ آمیز روایتیں مشہور ہیں۔ جب وہ آرام کرتا تھا تو کتابیں اس کے دائیں بائیں ہوتی تھیں۔ اس نے "شفا" اور "قانون" جیسی ضخیم ترین کتابیں تصنیف کیں۔ جب وہ اپنے شاہی سرپرستوں کا ہم سفر ہوتا تو وہ اپنی بڑی تصانیف کا خلاصہ اور چھوٹے رسایل مرتب کرلیتا۔

ابن سینا ایک سائنسداں کی حیثیت سے | ابن سینا (پیدائش ۹۸۰ء) اسلام کا نامور سائنسداں ہے اور جارج سارٹن کے الفاظ میں وہ تمام قوموں، مقامات اور اوقات کے مشہور ترین سائنسدانوں میں ہے اس کے خیالات عہد وسطیٰ کے فلسفے کے عروج کی ترجمانی کرتے ہیں۔ اس نے ہر پہلو پر اپنے نقطۂ نگاہ کا اظہار بڑی صفائی، سلاست اور قوت کے ساتھ کیا وہ ایک کثیر التصانیف مصنف تھا جس نے معارف علوم تصنیف کئے اور فلسفہ، طبیعات، ریاضی، نجوم اور ادویہ پر متعدد رسالے لکھے۔ ابن سینا کے مختلف مضامین پر تقریباً ۱۵۶ تصانیف مشہور ہیں۔ جن میں سے بیشتر قلمی نسخوں کی صورت میں ہیں۔ آنسہ اے۔ ایم گوجن نے اپنے فرانسیسی رسالے "ابن سینا کا تعارف" میں ان تصانیف کی مکمل فہرست پیش کی ہے۔

اس کا اثر | ابن سینا کا اثر بہت زیادہ تھا۔ وہ کشور علوم میں بلا شک و شبہ ایک مفکر جلیل کی حیثیت رکھتا ہے حقیقت میں اس کی علمی عظمت اور سند اس قدر بلند تھی کہ جارج سارٹن کی تحریر آرا کے بموجب ابن سینا کے بعد تحقیقی جدتوں کا سلسلہ بند اور علمی و فکری زندگی کا خاتمہ ہوگیا۔

سات سال تک وہ یورپ میں علم الادویہ اور طب پر اک قادر و مستند استاد کی حیثیت سے نمایاں رہا اور مشرق میں اب بھی وہ ایک عظیم المرتبت طبیب کی حیثیت رکھتا ہے۔ سترہویں صدی عیسوی تک اس کا "قانون" یورپ کی درسگاہوں میں رائج رہا۔

قانون | ابن سینا کا قانون صدیوں تک ایک قسم کی طبی سند بنا رہا۔ یہ تمام قدیم و اسلامی علوم کی تدوین ہے۔ یہ تصنیف اس امر کا انکشاف کرتی ہے کہ وہ ایک حیرت انگیز قوت مشاہدہ رکھتا تھا جیسا کہ اس کے ان اشارات سے ظاہر ہے جو اس نے غشائے وسطی اور آماس غشاالریا کے باہمی امتیاز، دق کی متعدیت اور پانی و مٹی کے ذریعہ امراض کی تقسیم پر کئے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس نے کھال اور جسم پر اک واضح بیان قلمبند کیا ہے۔ اور امراض اعضائے تناسل اور نظام اعصاب پر بحث کی ہے۔ اس نے جدید طرز پر فنِ دوا سازی کا خلاصہ بیان کیا ہے اور اس کی مخزن الادویہ میں ۷۶۰ ادویہ سے کم نہیں ہیں۔

ڈاکٹر ابن حسن فرماتے ہیں کہ:۔

"قانون ابن سینا" جو تقریباً دس لاکھ الفاظ پر مشتمل ہے ایک ایسی مؤثر درسی کتاب ہے جو کبھی نہیں لکھی گئی۔ یہ تقریباً چھ صدی تک ایشیا و یورپ کی طبی درسگاہوں پر غالب رہی۔"

ابن سینا نے سب سے پہلے مختلف جانوروں کی کھالوں سے تیار شدہ مجری البول نلکیاں استعمال کیں اور چاندی کی پچکاری کا علاج تجویز کیا۔ وہ علم الصحت اور اصول ورزش کے متعلق خاص نظریے رکھتا تھا جو آجکل بیحد مقبول ہیں۔ اس نے بڑی تفصیل کے ساتھ علم الجنین اور رحم کے باہمی تعلق کو واضح کیا۔

زریں دست | گیارہویں صدی عیسوی کا دوسرا نامور ماہر امراض چشم تھا جسے سلطان سلجوق ملک شاہ کے دربار میں عروج ہوا۔ اس نے امراضِ عینی پر ایک رسالہ مرتب کیا۔ سارٹن (Sarton.) اس کو معرکتہ الآرا اور فہمیانہ قرار دیتا ہے۔

ہبتہ اللہ | ہبتہ اللہ بغدادی جو بارہویں صدی عیسوی کی ابتدا میں فوت ہوا۔ اس نے ایک طبی رسالہ "مغنی فی تدبیر العلاج" لکھا اور تخلیق انسانی پر ایک مقالہ "مقالہ فی خلق الانسان" مرتب کیا جس میں اس نے بہت سے عضویاتی سوالات پر بحث کی ہے۔

ابنِ زہر | ابو مروان عبد الملک ابن زہر عہد وسطیٰ کا ایک نامور طبیب تھا وہ یورپ میں Avenzoar کے نام سے مشہور ہے۔ وہ ہسپانیہ میں بمقام سیول .Seville سنہ ۱۹۱۱ئہ میں فوت ہوا۔ اس نے ادب، قانون، دینیات اور طب کا مطالعہ کیا اور جلد ہی اپنی علمی تحقیقات سے اپنے آپ کو ایک معالج کی حیثیت سے ممتاز کر لیا۔ ابن زہر نے یورپین طب پر ایک گہرا اثر ڈالا ہے جو سترہویں صدی کے آخیر تک برقرار رہا۔ اس میں نہ صرف ہم جدت نظر اور قوی حقائق پاتے ہیں بلکہ اس نے علوم میں کچھ نئے اضافے بھی کئے۔ مثلاً غشائے وسطی کے ورم، غشائے جمجمہ میں پیپ کا بیان اور ان امراض کا ذکر جو اس وقت تک دریافت نہ ہوئے تھے۔ وہ سب سے پہلا مسلمان طبیب تھا جس نے ہوا کی نالی کا عمل جراحی تجویز کیا۔ حلق اور امعائے مستقیم دونوں کے ذریعہ نقلی شکم پوری سے بھی وہ ناواقف نہ تھا اور اس نے ان تمام امور کو بڑی ذہانت کے ساتھ سمجھایا۔

ابنِ زہر نے دوا سازی اور کھانا تیار کرنے کے اصول بیان کئے کہ مندرجہ بالا امور کے علاوہ اس نے گردوں کی پتھری کے لئے عمل جراحی تجویز کیا۔

ابنِ زہر کا خاص کارنامہ التیسیر ہے جو تاریخ طب میں اہم ترین کتابوں میں سے ہے یہ عملی طب، تشخیص الامراض اور علم العلاج پر ایک رسالہ ہے اور متعدد جدید جراحی بیانات کا حامل

ہونے کے باعث گراں قدر ہے۔ اس نے مغربی طب کی ترقی پر عبرانی اور لاطینی تراجم کے ذریعہ سے بڑا گہرا اثر ڈالا۔

ابن زہر کی یہ بات لائق ستائش ہے کہ اس نے جالینوس کی تصنیفات کو ہمیشہ صحیح تسلیم نہیں کیا اس نے اس قدیم فاضل اجل اور متبحر عالم کے بہت سے دعووں کی تردید کردی۔

ابن زہر طفیلی جراثیم اور پودوں کا سب سے پہلا عالم مشہور ہے۔ التیسیر خارش اور اس کے جراثیم کے تذکرہ کی حامل ہے جس کے سبب یہ مرض ہوتا ہے۔

اسمٰعیل | دربار خوارزم کے شاہی طبیب اسمٰعیل الجرجانی نے ۱۱۱۰ء میں مشہور طبی معارف "ذخیرہ نوادر شاہی" پیش کئے۔ یہ تصنیف اس امر میں انفرادیت رکھتی ہے کہ اس کا ترجمہ عبرانی زبان میں ہوا۔ یہ تقریباً پانچ ہزار چار سو الفاظ کی حامل ہے۔ ۹ کتابوں ۷۵ مباحث میں منقسم اور ۱۰۷ باب پر مشتمل ہے۔ میں نے بذات خود اس عظیم الشان تصنیف کا ایک نسخہ ہزارہ کے ایک مسلمان زمیندار کے یہاں دیکھا ہے۔ جن کے جد امجد نے اسے دریائے سندھ کے مشہور طوفان ۱۸۴۰ء میں حاصل کیا تھا۔

عبداللطیف | بارہویں اور تیرہویں صدی کے مسلمان اطبا میں عبداللطیف ابن یوسف (۱۱۶۲-۱۲۳۱ء) سب سے زیادہ مشہور ہے۔ وہ بغداد میں پیدا ہوا اور علم اللسان، فقہ، حدیث کا مطالعہ کیا۔ کچھ عرصہ بعد دمشق اور قاہرہ میں علم الادویہ اور فلسفہ کی تحصیل کی۔ سلطان صلاح الدین ایوبی اور اس کے جانشین کے یہاں اس کی بڑی قدر و منزلت تھی۔ کم از کم ۱۶۶ کتابیں اس نامور سائنسداں سے منسوب تھیں۔ ان کتب کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس عہد کے تمام علوم و فنون کا مخزن ہیں (Houtsma.)۔ وہ ۱۲۳۱ء میں بمقام بغداد فوت ہوا۔

عبداللطیف کی وسیع اور متعدد تصانیف میں سے صرف ایک مطبوعہ شکل میں موجود ہے جو اس کے مصر کے مطالعہ اور اس ملک کے مشاہدات کے بیان کی حامل ہے۔ عبداللطیف نے علم التشریح کا نہایت وسیع مطالعہ کیا اور ہڈی سے متعلق گراں قدر معلومات بہم پہنچائی۔ فی الحقیقت وہ سب سے پہلا ماہر تشریح تھا جس نے

انسانی کھوپڑی، چہرے کی ہڈیوں اور جبڑوں کی صحیح تفصیل بیان کی اور اس میدان میں اہلِ یونان کے بہت سے غلط نظریوں کی اصلاح کی۔

ابن الرشد | ابن الرشد جو یورپ میں Averroes کے نام سے مشہور ہے بمقام قرطبہ ۱۱۲۶ء میں پیدا ہوا۔ اوائل عمری میں اس نے فلسفہ، قانون اور علم الادویہ کا مطالعہ کیا اور ۱۱۶۹ء میں Seville اور پھر قرطبہ اور مراکو کا قاضی مقرر ہوا۔ وہ مشہور طبی تصنیف کتاب الکلیات کا مصنف تھا جو علم الطب کی لب لباب ہے وہ Ballwin کی نظر میں جدید عضویاتی نفسیات کا باپ ہے (تاریخ نفسیات جلد نمبر۱)

ابن بیطار | ابن بیطار عہدِ وسطیٰ اور اسلام کا زبردست ماہر ادویہ تھا۔ وہ بارہویں صدی عیسوی کے آخر میں پیدا ہوا اور ۱۲۴۸ء میں فوت ہوا۔ اس نے تمام ممالک اسلامیہ کا سفر کیا۔ اپنی جائے پیدائش دمشق سے وہ ہسپانیہ گیا۔ ہسپانیہ سے وہ شمالی افریقہ گیا۔ پھر اس نے ایشیائے کوچک کو عبور کیا اور سلطان الکامل والی مصر کی ملازمت کرلی۔ کچھ حوالے اس قسم کے بھی ملتے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ اس نے عرب، شام اور موصل تک فلسطین کا بھی سفر کیا۔ ابن بیطار کا سب سے بڑا نمایاں طبی کارنامہ اس کی تصنیف کتاب الجامع فی ادویۃ المفردہ ہے جو سارٹن کے الفاظ میں اپنی نوعیت کی عربی زبان اور عہدِ وسطیٰ میں ایک ہی تصنیف ہے جو Deoscorideo. کے وقت سے لیکر سولہویں صدی عیسوی کے وسط تک زبردست حیثیت رکھتی ہے۔

ابوالمعالی ابن ہبۃ اللہ | ابوالمعالی ابن ہبۃ اللہ جس نے بارہویں صدی عیسوی کے آخر میں فسطاط (قاہرہ) میں سکونت اختیار کی، المجابرہ جیسی تصنیف کا مصنف تھا جو علم الجراحت کے متعلق ہے۔

ابن علی اصیبعہ | عربی تاریخ طب کے اس دور میں ہماری نظر اس مضمون کے سب سے پہلے مورخ موفق الدین ابوالعباس احمد ابن القاسم ابن علی اصیبعہ پر پڑتی ہے۔ جو بمقام دمشق ۱۲۰۳ء میں پیدا ہوا۔ اپنے وطن میں طب کا مطالعہ کرنے کے بعد وہ قاہرہ چلا گیا اور اس کے کچھ عرصہ بعد امیر عزیز الدین کا طبیب خاص مقرر ہوا۔ اس نے ۱۲۷۰ء میں وفات پائی۔ وہ سب سے پہلی اور مشہور طب عربی کی تاریخ عیون الانباء فی طبقات الاطباء کا مصنف تھا

اس دور کا دوسرا مورخ طب القفطی ہے جو ۱۲۴۸ء میں فوت ہوا۔ وہ تاریخ الحکماء کا مصنف تھا۔ شہرزوری نے بھی اسی قسم کی ایک کتاب تصنیف کی ہے۔ ابن خلکان کی مشہور تاریخ جو ۱۲۷۴ء میں تالیف ہوئی وہ بھی متعدد نامور اطباء کے تذکروں پر مشتمل ہے۔

ابن النفیس | ابن النفیس (متوفی ۸۹-۱۲۸۸ء) جس نے امراض چشم پر ایک رسالہ لکھا، ابن سینا کے "قانون" کی مشہور شرح موجز الحقائق یا الموجز فی الطب کا بھی مصنف تھا۔ ابن النفیس کی تصنیف بیحد مقبول ہوئی اور اس کے متعدد تراجم ہوئے اور کافی شروح لکھی گئیں۔ دیگر السنہ سے قطع نظر اس تصنیف کا ترکی اور عبرانی زبان میں بھی ترجمہ کیا گیا۔ ابن النفیس نے دورۂ خون کا مسئلہ ایسے انداز میں پیش کیا ہے کہ اسے William Harvey کا مدمقابل تصور کیا جا سکتا ہے۔ اسی وجہ سے سارٹن اسے قرون وسطیٰ کا زبردست ماہر امراض قرار دیتا ہے سارٹن اس سلسلے میں رقمطراز ہے۔

"پانچ مختلف مقامات پر ابن النفیس پھیپھڑوں اور قلب میں دورۂ خون پر ابن سینا کے نظریے بیان کرتا ہے اور جالینوس کے استدلالات کو دہراتا ہے جو ابن سینا کے بیان میں شامل ہیں اور پھر ان نظریوں کی کمال قوت کے ساتھ تردید کرتا ہے۔ اس نے پانچ مرتبہ تحقیقی طور پر بیان کیا کہ جمع شدہ خون دائیں سے بائیں جوف میں مرئی و غیر مرئی مسامات کے ذریعہ "پردے" کے اندر نہیں گزر سکتا بلکہ خون کی نسوں کے ذریعہ پھیپھڑوں میں گزرنا چاہئے وہاں ہوا کی آمیزش کے ساتھ خون کی نالیوں کے ذریعہ بائیں جوفِ قلب میں داخل ہونا چاہئے اور پھر قوت بننی چاہئے۔" (انٹروڈکشن ہسٹری آف سائنس جلد ۲)

خلیفہ ابن ابی المحاسن | یہ شامی ماہرِ امراضِ چشم ایک مشہور رسالہ کا مصنف ہے جس میں واضح طور سے امراض چشم پر بحث کی گئی ہے۔ کتاب کا پہلا حصہ آنکھ کی تشریح سے متعلق ہے اور دوسرا آلاتِ جراحت کے ذریعہ آنکھ کی صفائی سے متعلق ہے۔ اس کے علاوہ اس قسم کے نقشہ جات اور گردانیں پیش کی گئی ہیں جو آنکھ اور پپوٹے کی بیماری، ہر مرض کی تعریف، اس کے اقسام، اسباب و علامات، علاج اور ادویہ و دیگر تدابیر سے متعلق ہیں

اس کے علاوہ چند ایسے نقشے بھی ہیں جو جراحت سے تعلق رکھتے ہیں. کتاب کا اختتام ادویہ کی ایک فہرست پر ہوتاہے۔خلیفہ آنکھوں کا ایک زبردست جراح تھا جسے سارٹن کے الفاظ میں اپنی ذات پر اسقدر یقین تھا کہ وہ کسی ایک چشم کی موتیابند پر بھی عمل جراحت کرنے میں متامل نہ ہوتا تھا۔ سارٹن ہمیں یہ بھی بتاتاہے کہ خلیفہ کا مندرجہ بالا کارنامہ بہت سے معرکۃ الآرا نقوش کا حامل ہے جو دماغ اوراس کی جھلیوں آنکھوں اوراس کی رگوں کو واضح کرتے ہیں۔ (موخرالذکر ایک دوسرے کے مخالف دکھائی گئی ہیں) یعنی دائیں آنکھ دماغ کے بائیں حصہ کے تسلط میں رہتی ہے اور بائیں اس کے برعکس۔ اس کے علاوہ ایسے ۳۶ آلات کے نقوش بھی دئے گئے ہیں جن کی ایک معالجِ چشم کو ضرورت ہوتی ہے ان میں سے ہرایک آلے کی نام کے ساتھ مختصر تذکرہ بھی کیا گیاہے۔

صلاح الدین ابن یوسف | صلاح الدین ابن یوسف کو ہم ایک دوسرا زبردست ماہر امراضِ چشم پاتے ہیں جو تیرہویں صدی کے آخر میں نمایاں ہوا۔ وہ امراضِ چشم پر ایک معرکۃ الآرا تصنیف کا مصنف تھا جس نے ۲۲ ابواب میں آنکھ کی مفصل تشریح کی ہے۔ اس کے ساتھ ہمارا وسیع جائزہ مسلمان اورطب پر ہی ختم ہوجاتاہے۔

شفاخانے | لیکن علم طب کا جائزہ شفاخانوں کے تذکرہ کے بغیر مکمل نہیں ہوسکتا۔ قرون وسطیٰ کے مسلمانوں نے شفاخانے اور دواخانے ایک وسیع پیمانے پر قائم کئے۔ شفاخانوں کے لئے جگہ نہایت صاف ستھری اور کھلی ہوئی منتخب کی جاتی تھی۔ مثلاً جب عضدالدولہ دیلمی نے بغداد میں شفاخانے کے قیام کا حکم دیا تو اس کی جگہ کے انتخاب کے لئے طبیب اعظم رازی سے مشورہ کیا گیا۔ اس نے تجویز کیا کہ کچے گوشت کے ٹکڑے تمام شہر میں کھلی ہوا میں مختلف مقامات پر لٹکا دئے جائیں۔ اس کے بعد اس نے شفاخانے کی تعمیر کے لئے وہ جگہ منتخب کی جہاں گوشت زیادہ عرصہ تک اچھی حالت میں رہ سکا۔

اہل اسلام نے تمام اقسام کے شفاخانے قائم کئے جن میں امراض عمومی کے علاج کے علاوہ قدیم وکہنہ امراض اور جنون، سودا، جذام بکوڑھ وغیرہ جیسے نازک امراض کا خاطر خواہ علاج ہوتا تھا۔ اس کے علاوہ مواضعات کی آبادی کے افادے کی غرض سے سفری شفاخانے بھی تھے اور افواج کے دستوں سے بھی

شفا خانے ملحق ہوتے تھے۔ اس دور میں امدادفوری کے شفاخانے بھی تھے جو سب سے پہلے احمد ابن طولون نے قائم کئے تھے

دنیائے اسلام میں جذام اور کوڑھ کے علاج کے لئے سب سے پہلا شفاخانہ دمشق میں ولید بن عبدالملک نے قائم کیا تھا۔ عالم اسلام میں سب سے مشہور شفاخانہ " بیمارستان منصوریہ" تھا جو قالون نے قاہرہ میں تعمیر کیا تھا۔ اس شفاخانے کی عمارت بڑی شاندار تھی۔ مختلف بیماریوں کے لئے بیماری کے اعتبار سے مخصوص کمرے، محافظ خانے، مسجد، ایک مدرسہ اور قالون کا مقبرہ وغیرہ اس سلسلے میں خاص اہمیت رکھتے ہیں۔

یورپ میں عربی طب کی مقبولیت | بارہویں صدی عیسوی سے سترہویں صدی تک رازی۔ ابن سینا۔ ابوالقاسم۔ ابن زہر اور ابن رشد کی طبی تصانیف کو یورپ میں بقراط اور جالینوس کی تصانیف کے مقابلے میں ایک زبردست اہمیت اور مقبولیت حاصل رہی۔

پندرہویں صدی میں Tubingen یونیورسٹی نے اپنے طبی نصاب میں ابن سینا کی کتاب المنصوری کو شامل کرلیا۔ سولہویں صدی میں Frankfurt on the oder کی یونیورسٹی نے "قانون" اور "المنصوری" کے متعلق معلومات حاصل کیں۔

عربی طب کی تمام شاخوں میں دواسازی ایک بڑے عرصہ تک زندہ رہی۔ آج بھی ہم دیکھتے ہیں کہ یورپ و امریکہ میں دواسازی کی بنیاد زیادہ تر وزن، ناپ تقسیم اجزا کے اعتبار سے عربی قاعدوں پر ہی ہے اور بعض نام بھی مثلاً Alchohol اور elixir عربی سے ہی ماخوذ ہیں (کیمبل)

طریقہ طباعت کی ایجاد کے بعد پہلی ہی صدی میں تمام یورپین پریس عربی فلسفہ، سائنس اور طبی تصانیف کے لاطینی تراجم پیش کرنے میں مصروف کار ہوگئے اور اس طرح سے جدید طب کی بنیاد پڑی